

زری پالیسی بیان

30 مارچ 2018ء

جنوری 2018ء میں ہونے والے زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد سے اب تک کی تازہ ترین معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ سال کی بلند ترین شرح نمو حاصل کرنے کے امکانات مضبوط ہیں جبکہ اوسط عمومی مہنگائی مالی سال 18ء اور مالی سال 19ء کے لیے مناسب حدود میں رہے گی۔ اس بلند نمو اور کم مہنگائی کے نتیجے کے ہمراہ بلند جاری کھاتے کا خسارہ دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ خسارہ اس کے ساتھ بلند مالیاتی خسارہ معیشت کے وسط مدتی استحکام پر منفی اثر مرتب کر سکتا ہے۔ تاہم توقع ہے کہ شرح مبادلہ کی زیادہ لچک سے پیدا ہونے والی حالیہ رد و بدل، فعال زری انتظام نیز برآمدات اور ترسیلات زری میں نمایاں بہتری استحکام کے لیے خطرہ بنے بغیر وسط مدت میں نمو کی موزوں رفتار قائم رکھنے کے لحاظ سے ثمر آور ثابت ہو سکیں گی۔

جنوری تا فروری مالی سال 18ء میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) خاصی معتدل رہی ہے اور اوسطاً 4.1 فیصد رہی۔ اس کی بڑی وجہ کم غذائی قیمتیں اور مکانات کے کراپوں میں توقع سے کم اضافہ تھا۔ موخر الذکر کرنے قوزی مہنگائی، یعنی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی، کو گھٹا دیا اور وہ دسمبر مالی سال 18ء میں 5.5 فیصد (سال بسال) سے کم ہو کر جنوری اور فروری مالی سال 18ء کے دوران 5.2 فیصد ہو گئی۔ قوزی مہنگائی کی اس کمی کی کئی بار (بشمول مارچ مالی سال 18ء میں) کیے جانے والے آئی بی اے ایس بی پی اعتماد صارف سرویز سے تصدیق ہوتی ہے۔ ان سرویز سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہنگائی کی توقعات قدرے قابو میں ہیں۔ آگے چل کر، منجمد (sticky) قوزی مہنگائی کے ساتھ غذائی اشیا کی معتدل قیمتیں اور ان کے ہمراہ اناج کا دوا فراسٹاک اور جنوری مالی سال 18ء میں پالیسی ریٹ میں اضافہ، یہ سب مل کر متوقع طور پر اوسط مہنگائی کو مالی سال 18ء کے مہنگائی کے ہدف 6 فیصد سے نیچے اور مالی سال 19ء میں ہدف کے قریب رکھیں گے۔ اس تجزیے میں تاہم شرح مبادلہ کی لچک کے موخر اثر اور اس کے دور ثانی کے اثرات (خصوصاً ایندھن کی قیمتوں میں رد و بدل کے توسط سے)، طلبی دباؤ اور تیل کی متغیر عالمی قیمتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

حقیقی شعبہ خوب ترقی کر رہا ہے اور نمو صحیح راستے پر گامزن ہے۔ کپاس کی پیداوار میں کچھ کمی کے باوجود اندازہ ہے کہ شعبہ زراعت مسلسل دوسرے برس مثبت نمود کھائے گا۔ موجودہ استعداد کے بہتر استعمال اور تنصیب شدہ استعداد میں مسلسل اضافے کے ذریعے صنعتی شعبے نے طلبی دباؤ کو قابو میں رکھا ہے۔ نتیجے کے طور پر گتے کی کرشنگ کے دیر سے آغاز کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) نے جولائی تا جنوری مالی سال 18ء کے دوران 6.3 فیصد کی نمود رج کی جبکہ مالی سال 17ء کی اسی مدت میں 3.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ معینہ سرمایہ کاری کے اضافی پیداواری استعداد میں بدلنے اور عالمی طلب میں سازگار رجحان کے باعث ایل ایس ایم کی نمو مالی سال 18ء کے بقیہ مہینوں میں بھی متوقع طور پر اپنی موجودہ رفتار قائم رکھے گی۔

زری محاذ پر مالی وساطت میں قدرے بہتری، جو نجی شعبے کے قرضے کی مسلسل نمو کی وجہ سے آرہی ہے زرو سبج (ایم ٹی) کی نمو کو بڑھانے میں کردار ادا کر رہی ہے۔ معینہ سرمایہ کاری میں کم اعتماد، گتے کی کرشنگ کے موسم کے دیر سے آغاز اور اضافی ذخائر کے ہمراہ کھاد کی کم پیداوار کے باوجود جولائی تا فروری مالی سال 18ء کے دوران نجی شعبے کا

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



مجموعی قرض 354 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 17ء کی اسی مدت میں 338 ارب روپے تھے۔ تاہم مالی سال 18ء میں ایم ٹیو کی نمو کی رفتار کم رہی۔ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کی وجہ سے حالیہ مہینوں میں یہ کمی نمایاں رہی۔ سازگار معاشی منظر نامے کے پیش نظر توقع ہے کہ نجی شعبے کے قرضے کی نمو پورے مالی سال 18ء کے دوران اور مالی سال 19ء میں بھی کافی عرصے اپنی رفتار قائم رکھے گی۔ خالص بیرونی اثاثوں کے اثر کے علاوہ بینکاری نظام سے حکومتی میزانیہ قرض گیری بھی آئندہ مہینوں میں ایم ٹیو نمو کے رجحان کا تعین کرے گی۔

اہم تجارتی شرائط داروں کی جانب سے طلب میں بہتری اور حکومت کے جاری برآمدی پیکیج دونوں کی بنا پر پاکستان کی برآمدات کے لیے نمو کی رفتار کے امکانات جنم لے رہے ہیں۔ جولائی تا فروری مالی سال 18ء کے دوران برآمدات کی نمو 12.2 فیصد تک پہنچ گئی ہے جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 0.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ملازمت کی غرض سے بیرون ملک جانے والے محنت کشوں کی تعداد میں کمی کے باوجود کارکنوں کی ترسیلات زر میں مالی سال 18ء کے دوران اب تک 3.4 فیصد کمی نمودار ہوئی ہے۔ تاہم درآمدات کی نمو بدستور بلند ہے۔ بلند درآمدی ڈیوٹی اور شرح مبادلہ کی حرکات کی وجہ سے رفتار میں متوقع کمی کے باوجود درآمدات جولائی تا فروری مالی سال 18ء کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کی نسبت بلند رہیں۔ نتیجتاً جولائی تا فروری مالی سال 18ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 10.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو مالی سال 17ء کی اسی مدت کے خسارے کے تقریباً 50 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔

اگرچہ برآمدات اور درآمدات پر شرح مبادلہ میں حالیہ کمی کا مکمل اثر آئندہ مہینوں میں بتدریج سامنے آئے گا تاہم بلند جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنا دشوار ہو گیا ہے کیونکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی بھرپور نمو اور بلند سرکاری رقوم کی آمد اسے پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ نتیجے کے طور پر 22 مارچ 2018ء تک اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 11.78 ارب ڈالر ہو گئے۔ آگے چل کر جاری کھاتے کے فرق کو کم کرنے پر توجہ کے علاوہ سرکاری اور تجارتی دونوں قسم کی بیرونی رقوم کے بروقت حصول کے حکومت کے منصوبے اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کی کافی سطح کو قائم رکھنے اور بازار مبادلہ میں احساسات کو قابو میں رکھنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

تفصیلی سوچ بچار کے بعد زری پالیسی کمیٹی کا نقطہ نظریہ ہے کہ حالیہ پالیسی تبدیلیوں کے اثرات کو سامنے آنے کا وقت دیا جائے چنانچہ پالیسی ریٹ کو اگلے دو ماہ کے لیے 6.0 فیصد پر قائم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**